الحمد للہ

یہ مختصر فتویٰ نافع التقویٰ دافع الطغویٰ جس میں حدیث کی صحت اثری و صحت عملی کے فرق عظیم کا

روشن تبیان ہے جس سے غیر مقلدان زمانہ کی جہالت و ضلالت ٹوٹے جھوپڑے میں ہے اور نیچر ملون کا

خواب کھینچی کی حالت صاف عیاں ہے اور ان کے سر دار نامقلدان نذیر حسین صاحب دہلوی کی حدیث دانی کو کسی نتیجے پر پہنچایا ہے

مسمیٰ بہ

الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی

ملقب بلقب تاریخی

اعز النکات بجواب سوال ارکات

۱۳۱۳ھ

تصنیف لطیف

جناب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ عالم اہلسنت اعلیحضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان

صاحب قادری برکاتی بریلوی دام ظلہم العالی بفرمائش مصنف حامی سنت ماحی بدعت عالم عامل فاضل کامل

جناب مولانا مولوی شاہ محمد یونس صاحب قادری چشتی متوطن کشمیر سلمہ اللہ تعالیٰ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

۲۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از کرہ امپور علاقہ نار تھ اکاٹ مرسلہ کاکا محمد عمر ۱۳ رجب سنہ ۱۳۱۴ھ

کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس امر مین کہ کوئی حنفی المذہب حدیث صحیح غیر منسوخ و غیر متروک جسپر کوئی ایک امام ائمہ اربعہ وغیرہم سے عمل کیا ہو جیسے آمین بالجہر اور رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع اور وتر مین رکعتین سات ایک قعدہ اور ایک سلام ادا کرے تو مذہب حنفی سے خارج ہوجاتا ہے یا حنفی ہی رہتا ہے اگر خارج ہوجاتا ہے کہین تو رد المختار مین جو حنفیہ کی معتبر کتاب ہے امام ابن الشحنہ سے نقل کیا اذا صح الحدیث فکان علے خلاف المذھب عمل بالحدیث ویکون ذلک مذھبہ ولا یخرج مقلدہ عن کونہ حنفیا بالعمل بہ فقد صح عنہ انہ قال اذا صح الحدیث فھو مذھبی وحکی ذلک ابن عبد البر عن ابی حنیفۃ وغیرہ من الائمۃ انتہی ترجمہ جب صحت کو پہنچے حدیث اور وہ حدیث خلاف ہو مذہب امام کے رہے عمل کرے وہ حنفی اس حدیث پر اور ہو جاتی وہ عمل مذہب اسکا اور نہین خارج ہوتا ہے مقلد امام کا حنفی ہونے سے بسبب

عمل کرنے اسکے اس حدیث پر اسلیے کہ بتحقیق صحت کو پہنچی یہ بات امام ابو حنیفہ سے کہ اُنھون نے فرمایا کہ جب صحت کو پہنچے حدیث پس وہی مذہب میرا ہے اور حکایت کیا اسکو ابن عبد البر نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں سے بھی انتھے اور کتاب مقامات مظہری مین حضرت مظہر جانجانان حنفی کے سوٹھوین مکتوب مین ہے اگر بحدیث ثابت عمل نماید از مذہب امام بر نمی آید چراکہ قول امام اذا صح الحدیث فھو مذہبی نص است درینباب اگر باوجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل نکند این قول امام را ترک کرد و قول پیغمبر الرسول صلعم خلاف کردہ باشد انتھے اور بھی اسی مکتوب مین ہے ہر کہ میگوید عمل بحدیث از مذہب امام بر می آرد اگر برہانے برین دعوے دارد بیارد و آور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی نے اپنی کتاب عقد الجید مین فرمایا لا سبب لمخالفۃ حدیث النبی صلعم الا نفاق خفی او حمق جلی اُن سب بزرگون کے اُن اقوال کا کیا جواب اگر مذہب امام سے نہین خارج ہوتا ہے کہین تو اسپر طعن تشنیع کرنا گناہ اور سخت گناہ ہے یا نہین بینوا توجروا

فتوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل الفرقان فیہ تبیان لکل شئ تمییز الطیب من الخبیث وامر نبیہ ان یبینہ للناس کما اراد اللہ فقرن القرآن ببیان الحدیث والصلوۃ والسلام علی من بین القرآن واقام المظان واذن للمجتہدین باعمال الاذہان فاستخرجوا الاحکام بالطلب الحثیث فلولا الائمۃ لم تفھم السنۃ ولولا السنۃ لم یفھم الکتاب ولولا الکتاب لم یعلم الخطاب فیالھا من سلسلۃ تھدی وتغیث

وعلی آلہ وصحابتہ ومجتہدی ملتہ وسائر امتہ الی یوم التوریث۔

الجواب

اقول وباللہ التوفیق صحت حدیث علی مصطلح الاثر وصحت حدیث لعمل المجتہدین مین
عموم خصوص مطلقا بلکہ من وجہ ہے کبھی حدیث سنداً ضعیف ہوتی ہے اور ائمہ
امت وامنائے ملت بنظر قرائن خارجہ یا مطابقت قواعد شرعیہ اُسپر عمل فرماتے
ہین کہ اُنکا یہ عمل ہی موجب تقویت وصحت حدیث ہوجاتا ہے یہان صحت
عمل پر متفرع ہوتی نہ عمل صحت پر امام ترمذی نے حدیث من جمع بین الصلاتین
من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر روایت کرکے فرمایا حنش ہذا
ہو ابو علی الرحبی وہو حنش بن قیس وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد
وغیرہ والعمل علی ہذا عند اہل العلم اس حدیث کا راوی حنش بن قیس اہل حدیث کے
نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اُسکی تضعیف فرمائی اور علما کا عمل اسی پر ہے
امام جلال الدین سیوطی کتاب التعقبات علی الموضوعات مین فرماتے ہین اشار بذلک
الی ان الحدیث اعتضد بقول اہل العلم وقد صرح غیر واحد بان من دلیل
صحۃ الحدیث قول اہل العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ یعنی امام ترمذی
نے اس سے اشارہ فرمایا کہ حدیث کو قول علما سے قوت ملگئی اور بیشک متعدد ائمہ
نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت بھی صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اُسکے لیے
کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو امام شمس الدین سخاوی فتح المغیث مین شیخ ابو الحسن
قطان سے ناقل ہذا القسم لا یحتج بہ کلہ بل یعمل بہ فی فضائل الاعمال ویتوقف
عن العمل بہ فی الاحکام الا اذا کثرت طرقہ او عضدہ اتصال عمل او موافقۃ

شاہد صحیح او ظاہر القرآن حدیث ضعیف حجت نہین ہوتی بلکہ فضائل اعمال
مین اُسپر عمل کرینگے اور احکام مین اُسپر عمل سے باز رہینگے مگر جب کہ اُسکی سندین کثیر ہون
یا عمل علما کے ملنے یا کسی شاہد صحیح یا ظاہر قرآن کی موافقت سے قوت پائے امام محقق
علی الاطلاق فتح القدیر باب صفۃ الصلاۃ مین فرماتے ہین لیس معنی الضعیف الباطل
فی نفس الامر بل ما لم یثبت بالشروط المعتبرۃ عند اہل الحدیث مع تجویز
کونہ صحیحا فی نفس الامر فیجوز ان یقترن قرینۃ تحقق ذلک وان الراوی الضعیف
اجاد فی ہذا المتن المعین فیحکم بہ ضعیف کے یہ معنے نہین کہ واقع مین باطل ہو بلکہ
یہ کہ اُن شرطون پر ثابت نہ ہوئی جو محدثین کے نزدیک معتبر ہین واقع مین جائز ہے کہ
صحیح ہو تو ہوسکتا ہے کہ کوئی قرینہ ایسا ملے جو اس جواز کی تحقیق کردے اور بتادے
کہ ضعیف راوی نے یہ خاص حدیث ٹھیک روایت کی ہے تو اُسکی صحت پر حکم کردیا
جائیگا) بارہا حدیث صحیح ہوتی ہے اور امام مجتہد اُسپر عمل نہین فرماتا خواہ یون کہ
اُسکے نزدیک یہ حدیث نامتواتر نسخ کتاب اللہ چاہتی ہے یا حدیث آحاد زیادت
علی الکتاب کررہی ہے یا حدیث موضع تکرر وقوع وعموم بلوی یا کثرت مشاہدین
وتوفر دواعی مین آحاد آئی ہے یا اُسپر عمل مین تکرار نسخ لازم آتی ہے یا دوسری حدیث
صحیح اُسکی معارض اور وجوہ کثیرہ ترجیح مین کسی وجہ سے اُسپر ترجیح رکھتی ہے یا وہ
بحکم جمع وتطبیق وتوفیق بین الادلہ ظاہر سے مصروف ومؤول ٹھہری ہے یا بحالت
تساوی وعدم امکان جمع مقبول وجہل تاریخ بعد تساقط ادلہ نازلہ یا موافقت اصل
کیطرف رجوع ہوئی ہے یا عمل علما اُسکے خلاف پر ماضی ہے یا مثل مخابرہ تعامل امت
نے راہ خلاف دی ہے یا حدیث مفسر کی صحابی راوی نے مخالفت کی ہے

یا علت حکم مثل سہم مؤلفۃ القلوب وغیرہ اب منتفی ہے یا مثل حدیث لا تمنعوا اماء الله
مساجد الله جبکہ حاکم حال عصر یا عرف مصر تھا کہ یہاں یا اب منقطع و منتفی ہے یا مثل حدیث
شبہات اب اسپر عمل ضیق شدید و حرج فی الدین کیطرف داعی ہے یا مثل حدیث
تغوب عام اب فتنہ و فساد ناشی ہے یا مثل حدیث ضجعہ و جلسہ استراحت منشا کوئی امر عادی ہی
یا ما مضی ہے یا مثل جہر بآیت فی الظہر احیانا یا جہر فاروق بدعائے قنوت حامل کوئی حاجت
خاصہ نہ تشریع دائمی ہے یا مثل حدیث علیک السلام تحیۃ الموتے مقصود مجرد
اخبار نہ حکم شرعی ہے الی غیر ذلک من الوجوہ التی یعرفہا النبیہ ولا یبلغ حقیقۃ
کنہہا الا المجتہد الفقیہ تو مجرد صحت مصطلحہ اثر صحت عمل مجتہد کے لیے ہرگز کافی نہین
حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لیکر پچھلے ائمہ مجتہدین رضی الله تعالی عنہم اجمعین تک کوئی
مجتہد ایسا نہین جسنے بعض احادیث صحیحہ کو ماول یا مجروح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل
نہ ٹھیرایا ہو امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی الله تعالی عنہ نے حدیث عمار رضی الله تعالی
عنہ دربارہ تیمم جنب پر عمل نہ کیا اور فرمایا اتق الله یا عمار کما فی صحیح مسلم یونہین حدیث
فاطمہ بنت قیس دربارہ عدم النفقہ والسکنے للمبتوتہ پر اور فرمایا لا نترک کتاب ربنا ولا سنۃ
نبینا بقول امرأۃ لا ندری حفظت ام نسیت رواہ مسلم ایضا یونہین حضرت عبد الله
بن مسعود رضی الله تعالی عنہ نے حدیث مذکور تیمم پر اور حضرت ابو موسے اشعری رضی الله
تعالے عنہ سے فرمایا او لم تر عمر لم یقنع بقول عمار کما فی الصحیحین یونہین حضرت
ام المؤمنین صدیقہ رضی الله تعالی عنہا نے حدیث مذکور فاطمہ پر اور فرمایا ما لفاطمۃ
الا تتقی الله رواہ البخاری یونہین حضرت عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنہما نے
حدیث ابو ہریرہ رضی الله تعالے عنہ الوضوء مما مست النار پر اور فرمایا انتوضؤ

من الدہن انتوضؤ من الحمیم رواہ الترمذی یونہین حضرت معویہ رضی الله تعالی
عنہ نے حدیث عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنہما ان صلی الله تعالی علیہ وسلم لا یستلم
ہذین الرکنین پر اور فرمایا لیس شیء من البیت مہجورا کما فی البخاری من روایتی
الحموی والمستملی یونہین جماہیر ائمہ صحابہ و تابعین و من بعدہم نے حدیث الوضوء من لحوم
الابل پر وہو صحیح معروف من حدیث البراء وجابر بن سمرۃ وغیرہما رضی الله
تعالی عنہم امام دار الہجرہ عالم المدینہ سیدنا مالک بن انس رضی الله تعالی عنہ فرماتے العمل
اثبت من الاحادیث عمل علما حدیثون سے زیادہ مستحکم ہو آپکے اتباع نے فرمایا انہ
لضعیف ان یقال فی مثل ذلک حدثنی فلان عن فلان ایسی جگہ حدیث سنانا
پوچ بات ہے ایک جماعت ائمہ تابعین کو جب دوسرون سے اُن کے خلاف حدیثین
پہنچتین فرماتے ما نجہل ہذا ولکن مضی العمل علی غیرہ یعنی ان حدیثون کی خبر
ہے مگر عمل اسکے خلاف پر گزر چکا امام محمد بن ابی بکر بن جزم سے بارہا انکے بھائی کہتے
تمنے فلان حدیث پر کیون نہ حکم کیا فرماتے لم اجد الناس علیہ مین نے علما کو
اسپر عمل کرتے نہ پایا بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ امام المحدثین عبد الرحمن بن مہدی
فرماتے السنۃ المتقدمۃ من سنۃ اہل المدینۃ خیر من الحدیث اہل مدینہ
کی پرانی سنت حدیث سے بہتر ہے نقل ہذہ الاقوال الخمسۃ الامام ابو عبد الله
محمد بن الحاج العبدری المکی المالکی فی مدخلہ فی فصل فی النعوت المحدثۃ
وفیہ فی فصل فی الصلاۃ علی المیت فی المسجد ما ورد من ان النبی صلی الله
تعالی علیہ وسلم صلی علی سہیل بن بیضاء فی المسجد فلم یصحبہ العمل والعمل عند مالک
رحمہ الله اقوی الخ خود میان نذیر حسین صاحب دہلوی معیار الحق مین لکھتے ہین بعض

ائمہ کا ترک کرنا بعض احادیث کو فرع تحقیق انکی کی ہے کیونکہ انھون نے ان احادیث کو

احادیث قابل عمل نہین سمجھا بدعوے نسخ یا بدعوے ضعف اور امثال اسکے الخ اس

امثال کے بڑھانے نے کھولدیا کہ بے دعوے نسخ یا ضعف بھی ائمہ بعض احادیث کو قابل

عمل نہین سمجھتے اور بیشک ایسا ہی ہے خود اسی معیار مین حدیث جلیل صحیح بخاری

شریف حتی ساوی الظل التلول کو بعض مقلدین شافعیہ کی ٹھیٹ تقلید کرکے بمسئلہ

تاویلات باردہ کاسدہ ساقطہ فاسدہ متروک العمل کردیا اور عذر گناہ کے لیے بولے

کہ جمعاً بین الادلہ یہ تاویلین حقہ کیگئین اور اسکے سوا اور بہت احادیث صحاح کو محض

اپنا مذہب بنانے کے لیے بدعاوی باطلہ عاطلہ ذابلہ زائلہ بے دھڑک واہیات ومردود

بتادیا جسکی تفصیل جلیل فقیر کے رسالہ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۳۱۳

مین مذکور یہ رسالہ صرف ایک مسئلہ مین ہے اسکے متعلق حضرت کی ایسی کارروائیان

وہان شمار مین آئین باقی مسائل کی کارگزاریان کتنے گنین اور کتنی پائین ع قیاس کن زگلستان

او بہارش را ۔ بالجملہ موافق مخالف کوئی ذی عقل اسکا انکار نہین کرسکتا کہ مجرد صحت اثری

صحت عملی کو مستلزم نہین بلکہ محال ہے کہ مستلزم ہو ورنہ ہنگام صحت متعارضین قول

بالمتنافیین لازم آئے اور وہ عقلاً نا ممکن تو بالیقین اقوال مذکورہ سوال اور ان کے

امثال مین صحت حدیث سے صحت عملی اور خبر سے وہی خبر واجب العمل عند المجتہد مراد پھر

نہایت اعلی بدیہیات سے ہے کہ اگر کوئی حدیث مجتہد نے پائی اور براہ تاویل خواہ دیگر وجوہ سے

اسپر عمل نہ کیا تو وہ حدیث اسکا مذہب نہین ہوسکتی ورنہ وہی استحالہ عقلی سامنے آئے کہ دو

صراحۃً اسکا خلاف فرماچکا تو آفتاب سے روشن تر وجہ پر ظاہر ہوا کہ کوئی حدیث بزعم خود

مذہب امام کے خلاف پاکر بحکم اقوال مذکورہ امام دعوے کردینا کہ مذہب امام اسکے مطابق ہے

دو امر پر موقوف اولاً یقیناً ثابت و معلوم ہو کہ یہ حدیث امام کو نہ پہنچی تھی کہ بحال اطلاع

مذہب اُسکے خلاف ہے نہ اُسکے موافق لاجرم علامہ زرقانی نے شرح موطا شریف

مین تصریح فرمائی قد علم ان کون الحدیث مذہبہ محلہ اذا علم انہ لم یطلع

علیہ اما اذا احتمل الاطلاع علیہ وانہ حملہ علی محمل فلا یکون مذہبہ یعنی

ثابت ہوچکا ہے کہ کسی حدیث کا مذہب مجتہد ہونا صرف اُس صورت مین ہے جب کہ یقین

ہو کہ یہ حدیث مجتہد کو نہ پہنچی تھی ورنہ اگر احتمال ہو کہ اُسے اطلاع پائی اور کسی دوسرے

محمل پر حمل کی تو یہ اسکا مذہب نہ ہوگی) **ثانیاً** یہ حکم کرنیوالا احکام رجال و متون و طرق

احتجاج و وجوہ استنباط اور ان کے متعلقات اصول مذہب پر احاطہ تامہ رکھتا ہو یہان

اسے چار منزلین سخت دشوار گزار پیش آئینگی جنمین ایک دوسری سے سخت تر ہے

منزل اول نقد رجال کہ ان کے مراتب ثقہ و صدق و حفظ و ضبط اور ان کے

بارہ مین ائمہ شان کے اقوال و وجوہ طعن و مراتب توثیق و مواضع تقدیم جرح و تعدیل

دوامل طعن و مناشی توثیق و مواضع تحامل و تساہل و تحقیق پر مطلع ہو استخراج مرتبہ

اتقان راوی بنقد روایات و ضبط مخالفات و اوہام و خطیات وغیرہا پر قادر ہو ان کے

اسامی و القاب و کنی و انساب و وجوہ مختلفہ تعبیر رواۃ خصوصاً اصحاب تدلیس

شیوخ و تعیین مبہمات و متفق و متفرق و مختلف و مؤتلف سے ماہر ہو ان کے موالید

و وفیات و بلدان و رحلات و لقاء و سماعات و اساتذہ و تلامذہ و طرق تحمل و وجوہ

ادا و تدلیس و تسویہ و تغیر و اختلاط و آخذین من قبل و آخذین من بعد و سامعین حالین وغیرہا

تمام امور ضروریہ کا حال اسپر ظاہر ہو ان سب کے بعد صرف سند حدیث کی نسبت

اتنا کہہ سکتا ہے کہ صحیح یا حسن یا صالح یا ساقط یا باطل یا معضل یا منقطع یا مرسل یا متصل ہے

منزل دوم صحاح وسنن ومسانید وجوامع ومعاجیم واجزاء وغیرہا کتب حدیث
مین اسکے طرق مختلفہ والفاظ متنوعہ پر نظر تام کرے کہ حدیث کے تواتر یا شہرت یا فردیت
نسبیہ یا غرابت مطلقہ یا شذوذ یا نکارت واختلاف رفع ووقف وقطع ووصل ومزید فی متصل
الاسانید واضطرابات سند ومتن وغیرہا پر اطلاع پائے نیز اس جمع طرق واحاطۂ الفاظ سے رفع
ابہام ودفع اوہام وایضاح خفی واظہار مشکل وابانت مجمل وتعیین محتمل ہاتھ آئے ولہذا امام
ابوحاتم رازی فرماتے ہم جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی معرفت نہ پاتے
اسکے بعد اتنا حکم کرسکتا ہے کہ حدیث شاذ یا منکر معروف یا محفوظ مرفوع یا موقوف
فرد یا مشہور کس مرتبہ کی ہے **منزل سوم** اب علل خفیہ وغوامض دقیقہ پر نظر کرے
جس پر بعد اسال سے کوئی قادر نہین اگر بعد احاطۂ وجوہ اعلال تمام علل سے منزہ پائے
تو یہ تین منزلین طے کرکے طرف صحت حدیث بمعنی مصطلح اثر پر حکم لگا سکتا ہے تمام حفاظ
حدیث واجلۂ نقاد کا واصلان ذروۂ شامخۂ اجتہاد کی رسائی صرف اس منزل تک ہے
اور خدا انصاف دے تو یہی اجتہاد وہمسری ائمۂ امجاد کو ان منازل کے طے مین اصحاب
صحاح یا مصنفان اسماء الرجال کی تقلید جامد سخت بےحیائی نری بےغیرتی ہے بلکہ ان کے
طور پر شرک جلی ہے کس آیت حدیث مین ارشاد ہوا ہے کہ بخاری یا ترمذی بلکہ امام احمد وابن
المدینی جس حدیث کی تصحیح یا تجریح کردین وہ واقع مین ویسی ہی ہے کون انصاف کا نقد
رجال مین ذہبی وعسقلانی بلکہ نسائی وابن عدی ودارقطنی بلکہ یحیی قطان ویحیی بن معین
وشعبہ وابن مہدی جو کچھ کہدین وہی حق جلی ہے جب خود احکام الٰہیہ کے پہچاننے مین
ان اکابر کی تقلید کی نہ ٹھہری جو ان سے بدرجہا ارفع واعلی واعلم واعظم تھے جن کے یہ
حضرات اور ان کے امثال مقلد ومتبع ہوتے جنکے درجات رفیعہ للملت انہین مسلم تھے

تو ان سے کم درجہ امور مین ان اکابر سے نہایت پست مرتبہ اشخاص کی ٹھیٹ
تقلید یعنے چہ جرح وتعدیل وغیرہ جملہ امور مذکورہ جنمین گنجائش راہ زنی ہے محض
اپنے اجتہاد سے پایۂ ثبوت کو پہنچا ہے اور این وآن وفلان وبہمان کا نام زبان پر نہ لائے
ابھی ابھی تو کھلا جاتا ہے کہ کس برتے پر تتا پانی ہے ملا اخاضات یا معزز ذری الفطر
حتی ہلکت فلیت النمل لم تطر کو خیر کسی مسخرہ شیطان کے منہ کیا لگین برادران
باانصاف انھین منازل کی دشواری دیکھین جسمین ابوعبداللہ حاکم جیسے محدث جلیل القدر پر
کتنے عظیم شدید مواخذے ہوئے امام ابن حبان جیسے ناقد بصیر تساہل کیطرف نسبت
کیے گئے ان دونون سے بڑھکر امام اجل ابو عیسے ترمذی تصحیح وتحسین مین متساہل ٹھہرے
امام مسلم جیسے جلیل رفیع نے بخاری وابوزرعہ کے لوہے مانے کما اوضحنا فی رسالتنا
مدارج طبقات الحدیث پھر چوتھی منزل تو فلک چہارم کی بلندی ہے جسپر نور
اجتہاد سے آفتاب منیر ہی ہوکر رسائی ہے امام ائمۃ المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری
سے زیادہ کون منازل ثلثہ کو منتہے کو پہنچا پھر جب مقام احکام وتفقہ والزام مین آتے
ہین وہان صحیح بخاری وعمدۃ القاری وغیرہا بنظر انصاف دیکھا چاہیے بکری کے دودھ کا
قصہ معروف ومشہور ہے امام عیسے بن ابان کہ اشتغال حدیث پھر ایک مسئلہ مین دو جگہ
خطا کرنے اور تلامذۂ امام اعظم کے ملازم خدمت بننے کی روایت معلوم وماثور ہے لہذا
امام اجل سفین بن عیینہ کہ امام شافعی وامام احمد کے استاذ اور امام بخاری وامام مسلم کے
استاذ الاستاذ اور اجلۂ ائمہ محدثین فقہائے مجتہدین تبع تابعین سے ہین رحمۃ اللہ تعالی علیہم
اجمعین ارشاد فرماتے ہین الحدیث مضلۃ الا للفقہاء حدیث سخت گمراہ کرنے والی
ہے مگر مجتہدون کو علامہ ابن الحاج کی مدخل مین فرماتے ہین یریدان غیرھم قد

الشیٔ علی ظاہرہ ولہ تاویل من حدیث غیرہ او دلیل یخفی علیہ او متروک اوجب ترکہ غیر شیٔ مما لا یقوم بہ الا من استبحر وتفقہ یعنی امام سفین کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے جو معنے سمجھ مین آتے ہین اونپر جم جاتا ہے حالانکہ دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہان مراد کچھ اور ہے یا وہان کوئی اور دلیل ہے جسپر اس شخص کو اطلاع نہین یا متعدد اسباب ایسے ہین جنکی وجہ سے اُسپر عمل نہ کیا جائیگا ان باتون پر قدرت نہین پاتا مگر وہ جو علم کا دریا بنا اور منصب اجتہاد تک پہنچا۔ خود حضور پُرنور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ۔ اللہ تعالی اُس بندہ کو سرسبز کرے جسنے میری حدیث سنکر یاد کی اور دلمین جگہ دی اور ٹھیک ٹھیک اورونکو پہنچادی کہ بہتیرے جنکو حدیث یاد ہوتی ہے مگر اُسکی فہم وفقہ کی لیاقت نہین رکھتے اور بہتیرے اگرچہ لیاقت رکھتے ہین پر دوسرے اُنسے زیادہ فہیم وفقیہ ہوتے ہین اخرجہ الامام الشافعی والامام احمد والدارمی وابو داود والترمذی وصححہ وابن ماجۃ والضیاء فی المختارۃ والبیہقی فی المدخل عن زید بن ثابت والدارمی عن جبیر بن مطعم ونحوہ احمد والترمذی وابن حبان بسند صحیح عن ابن مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین فقط حدیث معلوم ہوجانا فہم حکم کے لیے کافی ہوتا تو اس ارشاد اقدس کے کیا معنے تھے۔ امام ابن حجر مکی شافعی کتاب الخیرات الحسان مین فرماتے ہین۔ امام المحدثین سلیمن اعمش تابعی جلیل القدر کہ اجلہ ائمہ تابعین وشاگردان حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالے عنہ سے ہین کسینے کچھ مسائل پوچھے اُسوقت ہمارے امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ

رضی اللہ تعالے عنہ بھی حاضر مجلس تھے امام اعمش رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ مسائل ہمارے امام سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپ نے کہان سے پیدا کیے فرمایا اُن حدیثون سے جو مین نے خود آپہی سے سنی ہین اور وہ حدیثین مع سند روایت فرمادین امام اعمش نے کہا حسبک ما حدثتک بہ فی مائۃ یوم تحدثنی بہ فی ساعۃ واحدۃ ما علمت انک تعمل بہذہ الاحادیث یا معشر الفقہاء انتم الاطباء ونحن الصیادلۃ وانت ایہا الرجل اخذت بکلا الطرفین بس کیجیے جو حدیثین مین نے سو دن مین آپکو سنائین آپ گھڑی بھر مین مجھے سنائے دیتے ہین مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثون مین یون عمل کرتے ہین اے فقہ والو تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہین یعنی دوائین پاس ہین مگر انکا طریق استعمال تم مجتہدین جانتے ہو اور اے ابوحنیفہ تم نے تو فقہ وحدیث دونون کنارے لیے والحمد للہ رب العلمین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اب باقی رہی **منزل چہارم** اور تو نے کیا جانا کیا ہے منزل چہارم سخت ترین منازل دشوار ترین مراحل جسکے ساتھ نہین مگر اقل قلائل اُسکی قدر کون جانے ع گدائی خاک نشینی تو حافظا مخروش کہ نظم مملکت خویش خسروان دانند۔ اسکے لیے واجب ہے کہ جمیع لغات عرب وفنون ادب ووجوہ تخاطب وطرق تفاہم واقسام نظم وصنوف معنی وادراک علل وتنقیح مناط واستخراج جامع وعرفان مانع وموارد تعدیہ ومواضع قصر ودلائل حکم آیات واحادیث واقاویل صحابہ وائمہ فقہ قدیم وحدیث ومواقع تعارض واسباب ترجیح ومناہج توفیق ومدارج دلیل ومعارک تاویل ومسالک تخصیص ومناسک تقیید ومشارع قیود وشوارع مقصود وغیر ذلک پر اطلاع تام ووقوف عام ونظر غائر و

ذہن سرفع وبصیرت ناقدہ و بصر منیع رکھتا ہو جسکا ایک ادنے اجمال امام شیخ الاسلام
زکریا انصاری قدس سرہ الباری نے فرمایا کہ ایاکم ان تبادروا الی الانکار علے
قول مجتہد او تخطئتہ الا بعد احاطتکم بادلۃ الشریعۃ کلہا ومعرفتکم
بجمیع لغات العرب التی احتوت علیہا الشریعۃ ومعرفتکم بمعانیہا وطرقہا
خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اُسے خطا کیطرف نسبت نہ کرنا جب تک شریعت مطہرہ
کی تمام دلیلوں پر احاطہ نہ کرلو جب تک تمام لغات عرب جنپر شریعت مشتمل ہے پہچان لو
جب تک اُن کے معانی اُن کے راستے جان نہ لو) اور ساتھ ہی فرمایا وانی لکم
بذلک بھلا کہاں تم اور کہاں یہ احاطہ نقلہ الامام العارف باللہ عبد الوہاب
الشعرانی فی المیزان رد المحتار جسکی عبارت سوال مین نقل کی خود اُسی رد المحتار مین اُسی
عبارت کے متصل اُسکے معنے فرما دیے تھے کہ وہ سائل نے نقل نہ کیے فرماتے
مین ولا یخفے ان ذلک لمن کان اھلا للنظر فی النصوص ومعرفۃ محکمہا
من منسوخہا فاذا نظر اھل المذھب فی الدلیل وعملوا بہ صح نسبتہ الی المذھب
یعنے ظاہر ہے کہ امام کا یہ ارشاد اُس شخص کے حق مین ہے جو نصوص شرع مین نظر
اور اُن کے محکم و منسوخ کو پہچاننے کی لیاقت رکھتا ہو جب اصحاب مذہب دلیل مین
نظر فرما کر اُسپر عمل کرین اُسوقت اُسکی نسبت مذہب کیطرف صحیح ہے) اور شک
نہین کہ جو شخص ان چارون منازل کو طے کر جائے وہ مجتہد فی المذہب ہے جیسے مذہب
مہذب حنفی مین امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالے عنہما بلاشبہہ ایسے ائمہ کو اُس
حکم پر عمل کا منصب حاصل ہے اور وہ اُسکے باعث اتباع امام سے خارج نہ ہوے
کہ اگرچہ صورۃً اُس جزئیہ مین خلاف کیا مگر معنے اذن کلی امام پر عمل فرمایا پھر وہ بھی اگرچہ باذون

بالفعل ہون یہ جزمی دعوے کہ اس حدیث کا مفاد خواہی نخواہی مذہب امام ہے نہین کر سکتے
نہایت کار ظن ہے ممکن کہ ان کے مدارک عالیہ امام سے قاصر رہے ہون اگر
امام پر عرض کرتے وہ قبول نہ فرماتے تو مذہب امام ہونے پر تیقین تام وہان بھی نہین
خود اجلہ ائمہ مجتہدین فی المذہب قاضی الشرق والغرب سیدنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ
تعالے جن کے مدارج رفیعہ حدیث کو موافقین و مخالفین مانے ہوے ہین امام مزنی تلمیذ
جلیل امام شافعی نے فرمایا ھو اتبع القوم للحدیث امام احمد بن حنبل نے فرمایا منصف
فی الحدیث امام یحیی بن معین نے باآن تشدد شدید فرمایا لیس فی اصحاب
الرأی اکثر حدیثا ولا اثبت من ابی یوسف نیز فرمایا صاحب حدیث وصاحب سنۃ
امام ابن عدی نے کامل مین کہا لیس فی اصحاب الرأی اکثر حدیثا منہ
امام ابو عبد اللہ ذہبی شافعی نے اُس جناب کو حفاظ حدیث مین شمار اور کتاب تذکرۃ الحفاظ
مین بعنوان الامام العلامۃ فقیہ العراقین ذکر کیا یہ امام ابو یوسف باین جلالت
شان حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت فرماتے ہین ما خالفتہ فی شیء قط فتدبرتہ
الا رأیت مذھبہ الذی ذھب الیہ انجی فی الاخرۃ وکنت ربما ملت الی الحدیث
وکان ھو ابصر بالحدیث الصحیح منی (کبھی ایسا نہ ہوا کہ مین نے کسی مسئلہ مین امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا
خلاف کرکے غور کیا ہو مگر یہ کہ انھین کے مذہب کو آخرت مین زیادہ وجہ نجات پایا اور
بارہا ہوا کہ مین حدیث کیطرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کی
نگاہ رکھتے تھے) نیز فرمایا امام جب کسی قول پر جزم فرماتے مین کوفہ کے ائمہ محدثین پر دورہ کرتا
کہ دیکھون اُنکی تقویت قول مین کوئی حدیث یا اثر پاتا ہون بارہا دو تین حدیثین مین
امام کے پاس لیکر حاضر ہوتا اُنمین کسیکو فرماتے صحیح نہین کسیکو فرماتے معروف نہین عمن

کرتا حضور کو اسکی کیا خبر حالانکہ یہ تو قول حضور کے موافق زبن فرمانے مین عالم اہل کو وہ کا
عالم ہون ذکر کلا الامام ابن حجر فی الخیرات الحسان بالجملۃ بالعنان رتبۃ اجتہاد اصلا
اسکے اہل نہ ہرگز یہان مراد کہ آجکل کے مدعیان خامکار جاہلان بیوقار کہ من و تو کا کلام سمجھے
کی لیاقت نہ رکھین اور اساطین دین آپ کے اجتہاد پر کہین اسی رد المحتار کو دیکھا ہوتا کہ انھین
اعلم ابن الشحنۃ وعلامہ محمد بن محمد البہنسی استاذ علامہ نور الدین علی قادری باقانی وعلامہ عمر بن
نجیم مصری صاحب نہر الفائق وعلامہ محمد بن علی دمشقی حصکفی صاحب در مختار وغیرہم کیسے
کیسے اکابر کی نسبت تصریح کی کہ مخالفت مذہب کا رد و روایات مذہب مین ایک کو راجح
بتانے کے اہل نہین کتاب الشہادات باب القبول مین علامہ سائحانی سے ہے ابن الشحنۃ لم یکن
من اہل الاختیار کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر مین ہے البہنسی لیس من اصحاب
التصحیح کتاب النکاح باب الحضانۃ مین ہے صاحب النہر لیس من اہل الترجیح کتاب الرہن
مین ایک بحث علامہ شارح کی نسبت ہے لاحاجۃ الی اثباتہ بالبحث والقیاس لانا
لسنا اہلا و انکی بھی کیا گنتی خود اکابر ارکین مذہب اعاظم اجلہ رفیع الرتب مثل امام کبیر خصاف
و امام اجل ابو جعفر طحاوی و امام ابو الحسن کرخی و امام شمس الائمہ حلوانی و امام شمس الائمہ سرخسی
و امام فخر الاسلام علی بزدوی و امام فقیہ النفس فخر الدین قاضیخان و امام ابو بکر رازی و امام ابو الحسن
قدوری و امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ وغیرہم اعاظم کرام ادخلہم اللہ تعالی فی دار السلام
کی نسبت رسالہ علامہ ابن کمال پاشا رحمہ اللہ تعالی سے تصریح نقل کی انہم لا یقدرون
علی شیء من المخالفۃ لا فی الاصول ولا فی الفروع وہ اصلا مخالفت امام پر قدرت نہین رکھتے
نہ اصول مین نہ فروع مین **لعد انصاف** اللہ عزوجل کے حضور جانا اور اسے منھ دکھانا
ہے ایک ذرا دیر کو غرور ہما ہمی ڈھٹائی ہٹ دھرمی کی نہین سہی آدمی اپنے گریبان

مین منھ ڈالے اور ان اکابر ائمہ عظام کے حضور اپنی لیاقت قابلیت کو دیکھے سمجھائے دیکھے تو
کہین تحت الثری تک بھی پتا چلتا ہے ایمان نہ نکلے تو ان کے ادنے شاگردان شاگرد
کی شاگردی و کفش برداری کی لیاقت نہ نکلے خدارا جوشکاران شیران شرزہ کی جست سے
باہر ہو لومڑیاں گیدڑ اسپر مکنا چاہین ہان اسکا ذکر نہین جیسے ابلیس تمرید اپنا مرید بنائے
اور اپنی تعلیم سے تمام ائمہ امت کے مقابل انا خیر منہ سکھاتے جان برادر
دین سنبھالنا ہے یا بات پالنا چند منٹ تک خفگی جھنجھلاہٹ شوخی تلملاہٹ کی نہین
بدہی نرا لیاقتی دعوون کے آثار تو ملاحظہ ہون تمام غیر مقلدان زمانہ کے سر و سر گروہ
سب سے اونچی چوٹی کے کوہ پر شکوہ سب سے بڑے محدث متوحد سب مین چھنٹے امام متفرد علامۃ الدہر
مجتہد العصر جناب میان نذیر حسین صاحب دہلوی ہداہ اللہ تعالی الی الصراط السوی ہین
انھین کی لیاقت و قابلیت کا اندازہ کیجیے فقیر نے بضرورت سوال سائلین جو اسی ماہ رواں
مین صرف ایک مسئلہ جمع بین الصلاتین کے متعلق حضرت کی حدیث دانی کھولی آشنا مین
وہ وہ نزاکتین پائین کہ باین گردش و کہن سالی آج تک پیر فلک کو بھی نظر نہ آئین تفصیل
درکار ہو تو فقیر کا رسالہ مذکورہ حاجز البحرین ملاحظہ ہو یہان اجمالا معروض

دہلوی مجتہد کی حدیث دانی اور ایک ہی مسئلہ مین اتنی گل فشانی

(۱) حضرت کو ضعیف محض و متروک مین تمیز نہین (۲) تشیع و رفض
مین فرق نہین (۳) فلان یغرب و فلان غریب الحدیث مین امتیاز نہین
(۴) غریب و منکر مین تفرقہ نہین (۵) فلان یہم کو وہی کہنا جانین (۶)
لہ اوہام کا یہی مطلب مانین (۷) حدیث مرسل تو مردود و مخذول اور عنعنۂ مدلس
ماخوذ و مقبول (۸) ستم جہالت کہ وصل متاخر کو تعلیق بتائین مثلا محدث کہے

رواہ عن نافع عن ابن عمر حدثنا بذلک فلان عن فلان علی
مالک حضرت اسے معلق ٹھہرائین اور حدثنا بذلک کو ہضم کر جائین (۹) صحیح
حدیثون کو نری زبان زوریون سے مردود و منکر و واہیات بتائین (۱۰) حدیث
ضعیف جسکے منکر و معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ اکابر ائمہ نے تصریح کی حضرت
محض بیگانہ تقریرون سے اُسے صحیح بنائین (۱۱) ضعف حدیث کو ضعف رواۃ پر مقصور
جانین ہنگام ثقہ رواۃ علل قوادح کو لاشے مانین (۱۲) معرفت رجال مین وہ جوش
تمیز کہ امام اجل سلیمن اعمش عظیم القدر جلیل الفخر تابعی مشہور معروف کو سلیمن بن ارقم
ضعیف سمجھین (۱۳) خالد بن الحارث ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہین۔
(۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو ولید بن قاسم بنالین (۱۵) مسئلۃ القوی
طرق سے نرے غافل (۱۶) راوی مجروح و مرجوح کے فرق بدیہی سے
محض جاہل (۱۷) متابع و مدار مین تمیز دو بہر صاف صاف متابعت ثقات
وہ بھی باقرب وجوہ پیش نظر مگر بعض طرق مین بزعم شریف وقوع ضعیف سے
حدیث ضعیف (۱۸) جابجا طرق جلیلہ موضحۃ المعنے مشہور و متداول کتابون
خود صحیحین و سنن اربعہ مین موجود اُنھین تک رسائی محال باقی کتب جمع طرق و احادیث
الفاظ اور مبانی و معانی کے مقتضاء لحاظ کی کیا مجال (۱۹) تصحیح و تضعیف مین
قول ائمہ بھی مقبول کہ خود انکی تصانیف مین مذکور و منقول ورنہ نقل ثقات مردود
و مخذول (۲۰) اجلہ رواۃ بخاری و مسلم نے وجہ وجیہ و دلیل ملزم کوئی مردود
نعیت کوئی متروک الحدیث مثل امام بشر بن بکر تنیسی محمد بن فضیل بن غزوان کوفی
و خالد بن مخلد ابو الہیثم بجلی بتلایا تو بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال بے مساغ

و مجال پر فقط ہو آئے اس سے بڑھکر لیجیے کہ حضرت کی حدیث دانی نے صحاح ستہ کے رد
و ابطال کو قواعد سبعہ وضع فرمائے کہ جس راوی کو تقریب مین صدوق یخطی یا تشیع یا صدوق
متشیع یا ثقہ یغرب یا صدوق یخطئ یا صدوق یہم یا صدوق لہ اوہام لکھا ہو وہ
سب ضعیف و مردود الروایۃ و متروک الحدیث مین حالانکہ باقی صحاح درکنار خود
صحیحین مین ان اقسام کے راوی دو چار نہین دس بیس نہین سیکڑون ہین چھ قاعدے
تو یہ ہوئے (۷) جس سند مین کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مثلا حدثنا خالد
عن شعبۃ عن سلیمن اوسے برعایت قرب طبقہ و روایت مخرج جو ضعیف
راوی اُس نام کا ملے رجما بالغیب جزما بالریب اُسپر حمل کر لیجیے اور ضعف حدیث و سقوط
روایت کا حکم کر دیجیے مسلمانو حضرت کے یہ قواعد سبعہ پیش نظر رکھکر بخاری و مسلم سامنے
لایئے اور جو جو حدیثین ان مخترع محدثات پر رد ہوتی جائین کاٹتے جایئے اگر دونون کتابین
آدھی تہائی بھی باقی رہجائین تو میرا ذمہ۔ خدا نکرے کہ مقلدین ائمہ کا کوئی متوسط طالب العلم
بھی اتنا بوکھلا ہو معاذ اللہ جب ایک مسئلہ مین یہ گوتک تو تمام کلام کا کمال کہا تک العظمۃ للہ
جب پرانے پرانے چوٹی کے سیانے جنھیں طائفہ بھر اپنی ناک مانے اونچے پایہ کا مجتہد جانے
انکی لیاقت کا یہ اندازہ کہ نری شیخی اور تیر تکا نے تو نئی امت چھٹ بھیون کی جماعت کس
گنتی شمار مین کس شمار قطار مین لا فی العیر ولا فی النفیر والعیاذ باللہ من شر الشریر
مرزا صاحب و شاہ صاحب کیا عیاذا باللہ ان جیسے بد عقل و عدیم الشعور سمجھکر اثبات احکام
شریعت الٰہی و فہم احادیث رسالت پناہی صلوات اللہ تعالی و سلامہ علیہ کی باگ ایسے بے مہارون
بیخرد نابکارون کے ہاتھ مین دیتے انکا مطلب بھی وہی ہے کہ جو اسکا اہل ہو اُسے عمل
کی اجازت بلکہ ضرورت نہ کہ کودن نااہل بکھاری ترجمے مشکوۃ کے ترجمے مین ہلدی کی گرہ پائین

اور بہساری جگہ یہین بنگالی جہلا کسی مذہب ائمہ کو اپنے زعم مین خلاف حدیث بتائین تو
اسے عزوجل تقلید ائمہ حرام کر کے فرض فرمائے کہ بھوپالی بنگالی پر ایمان لے آئین جا ن اور
یہ بودی تقلید تو اب بھی رہی ابو حنیفہ و محمد کی نہ ہوئی بھوپالی بنگالی کی سہی فواے بے انصافی
کہ شاہ صاحب و مرزا صاحب کے کلام کے یہ معنے مانین اور اُنھین معاذ اللہ دائرہ حنفیت سے
خارج جانین حالانکہ ان دونون صاحبون کے ہادی بالا مرشد اعلی دونون صاحبون کے
آقائے نعمت مولائے بیعت دونون صاحبون کے امام ربانی جناب شیخ مجدد الف ثانی صاحب
اپنے مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۱۲ مین فرماتے ہین مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلاۃ
والسلام در باب جواز اشارت بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز
در باب مدہ و غیر ظاہر مذہب ست وانچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم یشیر و نصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال
ہذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادرست نہ روایات اصول اگر
در روایات معتبرہ حرمت اشارہ واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوے دادہ باشند
ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرات در اشارت نمائیم مرتکب این امر
عظیم یا علمائے مجتہدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نمایند یا انکار کہ اینہا بمقتضائے
آرائے خود خلاف احادیث حکم کردہ اند مردود شق فاسدست تجویز نکنند آنرا اگر سفیہ یا معاند حسن
ظن باین اکابر آنست آنکہ دلیل برایشان ظاہر نشدہ است حکم بحرمت یا کراہت نکردہ اند
نہایت ما فی الباب ما را علم بآن دلیل نیست و این معنے مستلزم قدح اکابر نیست اگر کسے گوید کہ علم
بخلاف آن دلیل داریم گوئیم کہ علم مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست در ین باب ظن
مجتہد معتبرست احادیث را این اکابر بواسطہ قرب عہد و فرط علم و حصول ورع و تقوے

ازما دور افتادگان بہتر میدانستند و صحت و سقم و نسخ و عدم نسخ آنہارا بیشتر از ما
می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضائے حدیث علی صاحبہا
الصلاۃ والسلام وانچہ از امام اعظم منقول ست کہ اگر حدیثے مخالف قول من بیابید
بر حدیث عمل نمایند مراد ازان حدیثی ست کہ بحضرت امام نرسیدہ ست و بنا بر عدم علم بان حدیث
حکم بخلاف آن فرمودہ است و احادیث اشارت ازان قبیل نیست اگر گویند کہ علمائے حنفیہ
بر جواز اشارت نیز فتوے دادہ اند بمقتضائے فتاوائے متعارضہ بہر طرف عمل مجوز باشد
گوئیم اگر تعارض در جواز و عدم جواز واقع شود ترجیح عدم جواز راست اھ ملتقطا نیز جناب
موصوف کے رسالہ مبدء و معاد سے منقول ہے آرزوئے آن داشت کہ وجہے پیدا شود در
مذہب حنفی تا در خلف امام قرات فاتحہ نمودہ آید اما بواسطہ رعایت مذہب اختیار ترک قرات میکرد
و این ترک را از قبیل ریاضت میشمرد آخر الامر اسد تعالے ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب
الحادست حقیقت مذہب حنفی در ترک قرات ماموم ظاہر ساخت و قرات حکمی از قرات حقیقی
در نظر بصیرت زیباتر نمودہان صاحب بزرگون کے اقوال کی خبر ہین کہیے آن بزرگون
کے بزرگ بڑون کے بڑے اماموں کے امام کیا کچھ فرما رہے ہین آدھے باطل عمل بالحدیث پر
کیا کیا بجلیان توڑتے گھنگھور بادل گرجا رہے ہین **اولا** تصریحا تسلیم فرمایا کہ التحیات مین
انگلی اٹھانا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بہت حدیثون مین وارد **ثانیا** وہ حدیثین معروف
و مشہور ہین **ثالثا** مذہب حنفی مین بھی اختلاف ہے روایت نوادر مین خود امام محمد رحمہ اللہ تعالے
علیہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے ہم بھی کرینگے **رابعا**
صاف یہ بھی فرما دیا کہ یہی قول امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے **خامسا** فقط روایت بلکہ
علمائے حنفیہ کا فتوے بھی دونون طرف ہے باینہمہ صرف سوجھے کہ روایات شاذہ ظاہر الروایۃ

نہیں صاف صاف فرماتے ہیں کہ ہم مقلدوں کو جائز نہیں کہ حدیثوں پر عمل کرکے انکی
کی جرأت کریں جب ایسی سہل و نرم حالت میں حضرت امام ربانی صاحب کا یہ ظاہر ارشاد ہو
تو جہاں فتواے حنفیہ مختلف نہ ہو جہاں سرے سے اختلاف روایت ہی نہ ہو وہاں خلاف
مذہب امام پر عمل کرنیکو کیا کچھ نہ فرماوینگے کیوں صاحبو کیا انکیں شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا
تھا کہ کھلا احمق ہے یا چھپا منافق استغفر اللہ استغفر اللہ ذرا تو شرماؤ ذرا تو ڈرو
شاہ صاحب کی بزرگی سے حیا تو کرو انکی تو کیا مجال تھی کہ معاذ اللہ جناب مجدد صاحب کی نسبت
ایسا گمان مردود نا محمود رکھتے وہ تو انھیں قطب الارشاد و ہادی و مرشد و دافع بدعات
جانتے اور انکی تعظیم کو خدا کی تعظیم اُن کے شکر کو اللہ کا شکر مانتے ہیں کہ آپنے مکتوب ہفتم
میں لکھتے ہیں شیخ قطب ارشاد این دورہ ہست و بردست وے بسیارے از گمرہان
بادیہ طبیعت و بدعت خلاص شدہ اند تعظیم شیخ تعظیم حضرت ممد داد وار و
و شکر نعمت شیخ شکر نعمت مفیض اوست اعظم اللہ تعالیٰ لنا الاجور ہاں شاید میان نذیر حسین صاحب
دہلوی کی چوٹ حضرت مجدد صاحب ہی پر ہے کہ معیار الحق میں لکھتے ہیں آجکل کے بعض لوگ
اسی تقلید معین کے التزام سے مشرک ہو رہے ہیں کہ مقابل میں روایت کیدانی کے اگر حدیث
صحیح پیش کرو تو نہیں مانتے اسی مسئلہ اشارہ میں روایت کیدانی پیش کیجاتی ہے جناب مجدد صاحب
نے فتاواے غرائب جامع الرموز و خزانۃ الروایات وغیرہا پیش کیں وہ بات ایک ہی ہے یعنی فقہی روایات
کے مقابل حدیث نہ ماننا اب دیکھیے حضرت مجدد کا روایت فقہی کا نہ ماننا اور انکے سبب صحیح حدیث پر
عمل نفرمانا اور میانجی صاحب دہلوی کا بید ہڑک شرک کی جڑ جانا خدا ایسے شرک پسندوں سے بچائے خیر تو
میانجی جانیں اور انکا کام کلام جناب مجدد صاحب کے فوائد سنیے **اول** بڑا بھاری فائدہ تو یہی ہوا
دوم حضرت موصوف نے یہ بھی فرمادیا کہ اقوال اکابر کے مقابل ایسی معروف حدیثیں جیسی رفع یدین و قرات

مقتدی وغیرہما میں آئیں کہ کسیطرح احادیث اشارہ سے اشتہار میں کم نہیں ہیں پیش کریگا جو ترک کا وہی
کو دو بیعقل ہو یا معاند سکا بر ہٹ دھرم کہ نہ وہ حدیثیں امام سے چھپ رہنے کی تحقیق نہ معاذ اللہ امام اپنی رائے
سے حدیث کا خلاف کرنیوالے تو ضرور کسی دلیل قوی شرعی سے انپر عمل نہ فرمایا **سوم** یہ بھی فرمایا کہ
ہمیں جو اُن احادیث معلوم ہو جانا کچھ ضرور نہیں اسقدر اجمالا جان لینا بس ہے کہ ہمارے عالموں کے پاس
وجہ موجہ ہوگی **چہارم** یہ بھی فرمادیا کہ ہمارے علم میں کسی مسئلہ مذہب پر دلیل نہونا اور کنارا اگر صراحۃ
اُسکے خلاف پر ہمیں دلیل معلوم ہو جب بھی ہمارا علم کچھ معتبر نہیں اُسی مسئلہ مذہب پر عمل رہیگا **پنجم**
یہ بھی فرمادیا کہ ہمارے علماے سلف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جیسا علم حدیث تھا جیسا وہ صحیح و ضعیف و
منسوخ و نا منسوخ کو پہچانتے تھے بعد کے لوگ انکی برابری نہیں کرسکتے کہ نہ انھیں ویسا علم
نہ ویسا قرب زمانہ رسالت سے قریب جب حضرت مجدد اپنے زمانے کو ایسا فرماتے ہیں تو اب تو اُسپر بھی
تین سو برس گزر گئے آجکل کے اُلٹے سیدھے چند حرف پڑھنے والے کیا برابری ائمہ کی لیاقت
رکھتے ہیں **ششم** اس شرط کی بھی تصریح فرمادی کہ امام کے وہ اقوال منقولہ مسائل خاص اُسی جگہ کے
باب میں ہیں جو امام کو نہ پہنچی اور اُس سے مخالفت بربنائے عدم اطلاع ہوئی نہ یہ کہ اصول مذہب پر وہ حدیث
مذکورہ کسی وجہ سے مجروح یا مؤول یا متروک العمل ٹھہری ہو تو بحال اطلاع بھی مخالفت ہوتی کما لا یخفی **ہفتم**
جناب مجدد صاحب کی شان علم سے تو ان حضرات کو بھی انکار نہوگا یہی مرزا جان جاناں صاحب
جنھیں بزرگ مانکر اُنکے کلام سے استناد کیا گیا جناب موصوف کو قابل اجتہاد خیال کرتے اور اپنے ملفوظات
میں لکھتے ہیں عرض کردم یا رسول اللہ حضرت در حق مجدد الف ثانی چہ میفرمایند فرمودند
مثل ایشان در امت من کیست جب ایسے بزرگان بزرگ فرمائیں کہ ہم مقلدوں کو قول امام کے خلاف
حدیثوں پر عمل جائز نہیں جو اسکا مرتکب ہو وہ احمق ہے یا منافق تو ناحق کوشش ہو تو پھر آجکل کے جوتے مدعی کس گنتی
میں ہیں یہ سات فائدے عبارات مکتوبات میں تھے **ہشتم** اگرچہ قول امام کی حقانیت پیش خیال میں آئے

مگر عمل اسی پر کرنا لازم ہے جو اللہ عزوجل کو پسند و محبوب تر ہے دیکھو ایک مدت تک مسئلہ قراءت
مقتدی میں حقانیت مذہب حنفی جناب مجدد صاحب پر ظاہر نہ تھی قراءت کرنی دل چاہا کیا مگر بپاس مذہب نہ کر سکے بلکہ یہی
ڈھونڈتے رہے کہ خود حنفی مذہب میں کوئی راہ جواز کی ملے تو ہم اس سوال کا بھی صاف جواب دیا کہ ایک مسئلہ میں بھی
اگر خلاف امام کیا اگرچہ اسی بنا پر کہ اسمیں حقانیت مذہب ظاہر نہ ہوئی تاہم مذہب سے خارج ہو جائیگا کہ اسی نقل
ائمہ مذہب فرماتے ہیں وہ ہم یہ سخت اشد و قاہر حکم دیکھیے کہ جو ایسا کرے وہ ملحد ہے اب حضرت اپنے ایمان میں
جو منصب جانیں مانیں چاہیں حضرت مجدد صاحب کے نزدیک معاذ اللہ شاہ صاحب و مرزا صاحب کو سفیہ معاند
و ملحد قرار دیں چاہیں ان دونوں صاحبوں کے طور پر حضرت مجدد کو مدعی باطل و مخالف امام اور عیاذًا باللہ
کھلا احمق یا چھپا منافق ٹھہرائیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لاجرم یہ دونوں صاحب اسی صحت
عملی میں کلام کر رہے ہیں جس پر اطلاع فقہائے اہل نظر و اجتہاد فی المذہب کا کام اب نہ یہ کلام ہم
مخالف نہ انمیں کوئی حرف ہمارے مخالف ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق
مبحث بہت طویل الاذیال تھی جسمیں بسط کلام کو دفتر ضخیم لکھا جاتا مگر ما قل و کفی خیر مما
کثر و الہی حضرات ناظرین خاص مبحث مسئول عنہ پر نظر رکھیں خروج عن المبحث سے کہ صنیع شنیع
جہلہ و حاسدین ہے حذر رکھیں ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین
وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین مناسب کہ ان مختصر سطور
کو بلحاظ حال رضا میں الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی سے
مسمی کیجیے و بنظر تاریخ اعز النکات بجواب سوال ارکات (۱۳۱۳) لقب دیجیے ربنا
تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحٰنہ و تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ
عفی عنہ بمحمد ن المصطفی النبی الامی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفی احمد رضا خان